کتاب الطب (سنن ابی داؤد) کی عربی شروح کی روشنی میں جدید طبی مسائل کا اسلامی حل: ایک تجزیاتی مطالعہ

"Islamic Solutions to Contemporary Medical Issues in Light of the Arabic Commentaries of Kitab al-Tibb (Sunan Abi Dawud): An Analytical Study"

Dr. Shazia
Assistant Professor, GCWUF
Department of Islamic Studies
Email: shaziaadnan@gcwuf.edu.pk
Ms Barira Ata
MPhil Scholar, GCWUF
Department of Islamic Studies
Email: breera0309@gmail.com

Abstract

This study, entitled *"Islamic Solutions to Contemporary Medical Issues in Light of the Arabic Commentaries of Kitāb al-Ṭibb (Sunan Abī Dāwūd): An Analytical Study"*, examines Prophetic medical traditions and their interpretation in four major classical Arabic commentaries. It highlights how these works contextualize guidance on health within Islamic law and provide solutions to modern medical challenges such as organ transplantation, blood transfusion, vaccination, surgery, and epidemic control. The research affirms that medical treatment is not only permissible but obligatory when preserving life, while ruqyah is upheld as spiritually and psychologically beneficial. It emphasizes precedents for quarantine in Prophetic medicine and the rejection of superstitious practices. Central to these commentaries is the insistence on lawful remedies, with exceptions allowed in dire necessity, reflecting the timeless ethical framework of Islamic medical practice.

keyword: Sunan Abi Dawood,kitab al-Tibb,Arabic commentaries, Islamic Medicine, contemporey Health issue, prophetic Medicine, Analytical study

طب انسان کی بنیادی ضرورت ہے، کیونکہ اچھی صحت کے بغیر زندگی کے دیگر پہلو متاثر ہو جاتے ہیں۔ اسلام نے جہاں روحانی اور اخلاقی رہنمائی فراہم کی ہے، وہیں انسانی جسم اور صحت کے بارے میں بھی واضح تعلیمات دی ہیں۔ نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی احادیث میں بیماریوں کی تشخیص اور علاج سے متعلق قیمتی اصول بیان کیے گئے ہیں۔ سنن

ابی داوٗد کی کتاب الطب میں یہی رہنمائی جمع ہے اور بعد کے علمانے اس پر مفصل شروح لکھی ہیں۔ آج کے دور میں جب نت نئی بیماریاں اور طبی مسائل سامنے آ رہے ہیں تو ان شروح کی روشنی میں اسلامی نقطۂ نظر کو سمجھنا اور اس سے عملی رہنمائی لینا نہایت اہم ہے۔ یہ مطالعہ اسی مقصد کے تحت کیا گیا تاکہ اسلامی اور جدید طب کے درمیان ایک متوازن راستہ اختیار کیا جا سکے

تعارف

اسلام نے جہاں انسان کی روحانی اور اخلاقی تربیت کی ہے وہاں اس کی جسمانی صحت اور بقاء پر بھی خاص توجہ دی ہے۔ شریعتِ مطہرہ میں حفظانِ صحت اور علاجِ امراض سے متعلقہ تعلیمات کو نہایت جامع اور معتدل انداز میں پیش کیا گیا نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:

"إِنَّ اللَّهَ لَمْ يُنْزِلْ دَاءً إِلَّا أَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً"(1)

(اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نازل نہیں فرمائی مگر اس کے ساتھ شفا بھی نازل فرمائی ہے)

یہ حدیث اس بات کی طرف رہنمائی کرتی ہے کہ بیماری اور شفاء دونوں اللہ کے امر سے وابستہ ہیں، اور انسان کو علاج کے جائز اور مباح طریقوں کو اختیار کرنے کی تعلیم دی گئی ہے۔

کتاب الطب سنن ابی داوٗد کا ایک اہم حصہ ہے جس میں علاج، بیماریوں سے بچاؤ، رقیہ، وبائی امراض اور غیر شرعی علاج کی ممانعت جیسے مضامین پر متعدد احادیث وارد ہوئی ہیں۔ شارحینِ حدیث نے ان ابواب پر گہرائی سے بحث کی ہے۔

امام خطابیؒ (م 388ھ) نے معالم السنن میں طبّی احادیث کے فہم میں اصولی رہنمائی فراہم کی، چنانچہ وہ لکھتے ہیں:

"والطِّبُّ على ضربين: طبّ الأبدان، وطبّ الأديان، وكلاهما مشروع، فأمّا طبّ الأبدان فبالأدوية والمعالجات، وأمّا طبّ الأديان فبالرُّقى والأدعية"(2)

(طب دو قسم کی ہے: جسموں کی طب اور دین کی طب، اور دونوں مشروع ہیں۔ جسموں کی طب دوائیوں اور علاج کے ذریعے ہوتی ہے، اور دین کی طب رقیہ اور دعاؤں کے ذریعے) امام ابن رسلانؒ (م 844ھ) نے اپنی شرح میں دوا کے استعمال اور اس کے ترک کے مسئلہ پر تفصیلی کلام کرتے ہوئے واضح کیا کہ علاج بذاتِ خود سنت ہے اور کبھی واجب بھی ہو سکتا ہے، بالخصوص جان کے تحفظ کے مواقع پر۔

اسی طرح مرقاۃ الصعود إلی سنن أبي داود میں علامہ جلال الدین سیوطی نے علاج و معالجہ کو شرعی اصولوں کے مطابق واضح کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ حلال و حرام کی قید علاج کے باب میں ہمیشہ ملحوظ رہے۔

شیخ خلیل احمد سہارنپوریؒ نے اپنی مشہور شرح بذل المجهود في حلّ سنن أبي داود میں کتاب الطب کی روایات کو جمع کرتے ہوئے وبائی امراض اور قرنطینہ (الحجر الصحي) کے اصول کو نہایت وضاحت سے بیان کیا ہے، جیسا کہ طاعون کی احادیث کی شرح میں لکھتے ہیں:

"وفي الحديث دليل على الحجر الصحي، وهو من محاسن الشريعة، وممّا يشهد لنبوة محمد ﷺ" (3)

(اس حدیث میں صحت کے لیے قرنطینہ (الحِجر الصِّحّي) کی دلیل ہے، اور یہ شریعت کی نمایاں باتوں میں سے ہے، جو حضرت محمد ﷺ کی نبوت پر شہادت ہے)

یہ تمام شروح اس امر پر متفق ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی طبی تعلیمات محض ماضی تک محدود نہیں بلکہ ہر دور کے لیے رہنمائی فراہم کرتی ہیں۔ آج کے جدید طبی مسائل—جیسے اعضاء کی پیوند کاری، خون کی منتقلی، ویکسینیشن اور وبائی امراض کے علاج کے حل کے لیے انہی اصولوں سے روشنی لی جاسکتی ہے۔

اس تحقیق میں ہم کتاب الطب (سنن ابی داوٗد) کی منتخب عربی شروح کا تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ کریں گے، تاکہ یہ واضح کیا جاسکے کہ اسلامی طب کے اصول جدید طبی مسائل کے حل میں کس طرح رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔

کتاب الطب کا تعارف اور بنیادی مباحث

کتاب الطب کا اجمالی تعارف

سنن ابی داوٗد صحاحِ ستہ میں سے ایک معتبر کتاب حدیث ہے، جسے امام ابو داوٗد سلیمان بن اشعث سجستانی (م 275ھ) نے مرتب کیا۔ اس میں فقہی ابواب کے مطابق احادیث کو جمع کیا گیا ہے۔ امام ابو داوٗد نے طبّی احادیث کو الگ کتاب (کتاب الطب) میں ذکر کیا ہے، جو فقہ الطب کا بنیادی ماخذ ہے۔

امام ابو داوٗد نے اس کتاب میں تقریباً 103 احادیث ذکر کی ہیں (مختلف طبعات کے اعتبار سے فرق ہے) جن میں علاج بالرقیہ، وبائی امراض، قرنطینہ، ادویہ کا استعمال، تعویذ و کہانت کی ممانعت، اور حلال و حرام اشیاء سے علاج کے مسائل شامل ہیں۔

امام خطابیؒ فرماتے ہیں: "وقد جمع أبو داود في هذا الكتاب جملةً صالحةً من أحاديث التداوي، وأثبت فيه ما يحتاج إليه الناس من أمر الصحّة والمعاش"(4)

(امام ابو داوٗد نے کتاب الطب میں علاج و معالجہ سے متعلق ایسی احادیث کو جمع کیا ہے جن کی لوگوں کو اپنی صحت اور بقاء کے لیے ضرورت ہے۔)

طبِ نبوی کا تصور اور اس کے اصول

طبِ نبوی وہ تعلیمات ہیں جو نبی کریم ﷺ سے امراض کے علاج اور صحت کے تحفظ کے بارے میں منقول ہیں۔ یہ تعلیمات محض ادویہ تک محدود نہیں بلکہ دعا، رقیہ، پرہیز، حفظانِ صحت اور معاشرتی تدابیر کو بھی شامل کرتی ہیں۔

نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے: "ما أنزل الله داءً إلا أنزل له شفاءً"(5)

اللہ تعالیٰ کوئی بیماری نہیں اتارتا مگر اس کے لیے شفا بھی اتارتا ہے) **(امام ابن رسلانؒ نے اس پر شرح کرتے ہوئے فرمایا**

"هذا يدلّ على مشروعية التداوي، وأنّ تركه ليس من التوكّل المأمور به" (6

(یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ علاج کرنا مشروع ہے، اور علاج کو ترک کر دینا شرعی توکل نہیں ہے۔)

اسی طرح امام خلیل احمد سہارنپوریؒ نے علاج کے بارے میں لکھا:

"وفي الحديث ردٌّ على من أنكر التداوي وزعم أنّه ينافي التوكل"(7)

(اس حدیث میں ان لوگوں کی مذمت ہے جو علاج کرنے کے انکار کرتے ہیں اور دعویٰ کرتے ہیں کہ یہ توکل کے خلاف ہے)-

سنن ابی داؤد میں طب سے متعلق احادیث کی اقسام

کتاب الطب میں درج احادیث کو چند اہم اقسام میں تقسیم کیا جاسکتا ہے

علاج بالرقیہ (Spiritual Healing):

"اعرضوا عليَّ رقاكم، لا بأس بالرُّقى ما لم تكن شركًا" (8)

(اپنی رقیہ پیش کرو میرے سامنے، رقیہ میں کوئی حرج نہیں جب تک کہ وہ شرک نہ ہو)

وبائی امراض اور قرنطینہ:

"إذا سمعتم بالطاعون في أرض فلا تدخلوها، وإذا وقع بأرض و أنتم بها فلا تخرجوا فرارًا منه" (9)

(جب تم کسی علاقے میں طاعون کی خبر سنو تو وہاں داخل نہ ہونا، اور اگر تم کسی علاقے میں ہو اور وہاں طاعون آجائے تو اس سے بھاگ کر نکلنا-)

ادویہ و معالجات:

الشفاء في ثلاث: شربةِ عسلٍ، وشرطةِ مِحجمٍ، وكَيّةِ نارٍ"(10)

(شفا تین چیزوں میں ہے: شہد کا ایک گھونٹ، حجام کا تیلہ لگانا، اور آگ سے داغنا)

غیر شرعی علاج کی ممانعت:

"من أتى كاهنًا أوعرّ افًا فصدّقه بما يقول فقد كفر بما أنزل على محمد" (11)

(جو شخص کوئی کاہن یا فال دیکھنے والے کے پاس جائے اور جو کچھ وہ کہتا ہے اس پر ایمان لے آئے، تو اس نے اس چیز کے ساتھ کفر کر لیا جو محمد ﷺ پر نازل کی گئی-)

محدثین وفقہاء کی طبّی احادیث کی شرح و تعبیر کا منہج

محدثین و شارحین نے کتاب الطب کی احادیث کو صرف ظاہری معالجہ تک محدود نہیں رکھا بلکہ فقہی اور اصولی جہت سے بھی ان پر روشنی ڈالی۔

- **امام خطابیؒ** (معالم السنن) نے طبِ نبوی کو "طبّ الأبدان" اور "طبّ الأديان" میں تقسیم کیا۔
- **امام ابن رسلانؒ** نے وضاحت کی کہ دوا کبھی سنت اور کبھی واجب بھی ہو سکتی ہے۔
- **علامہ جلال الدین سیوطی** (مرقاۃ الصعود) نے علاج میں حلال و حرام کی قید کو لازمی قرار دیا۔
- **شیخ خلیل احمد سہارنپوریؒ** (بذل المجهود) نے وبائی امراض اور "الحجر الصحي" پر تفصیل سے کلام کیا-
- یہ منہج بتاتا ہے کہ شارحین نے صرف روایت کی صحت پر اکتفا نہیں کیا بلکہ معاصر مسائل پر بھی عملی رہنمائی فراہم کی، جو آج کے جدید طبی مسائل کے حل میں بنیادی اہمیت رکھتی ہے۔

شروحِ حدیث کی روشنی میں کتاب الطب کی تشریحات

کتاب الطب کی احادیث پر مختلف ادوار میں شارحین نے نہایت گہری بحث کی ہے۔ ہر شارح نے اپنے علمی منہج، فقہی ذوق اور دور کے تقاضوں کے مطابق ان احادیث کی تشریح کی۔ یہ شروح ہمیں صرف علاج و معالجہ کی تفصیلات ہی نہیں دیتیں بلکہ طبِ نبوی کے اصولی اور فقہی پہلو بھی واضح کرتی ہیں۔ اس باب میں ہم چار اہم شروح کا تفصیلی مطالعہ کریں گے

شرح معالم السنن للإمام الخطابي (م388ھ)

(الف) تعارفِ شارح

امام حمد بن محمد الخطابي (م388ھ) ابتدائی شارحینِ حدیث میں سے ہیں۔ ان کی شرح معالم السنن سنن ابی داوٗد کی قدیم ترین شروح میں شمار ہوتی ہے۔

(ب) منہجِ شارح: امام خطّابی نے احادیث کو فقہی پہلو سے دیکھا اور عملی زندگی میں ان کا استعمال واضح کیا۔

انہوں نے طبّی احادیث کو طبّ الأبدان اور طبّ الأدیان میں تقسیم کیا۔
"والطِّبُّ على ضربين: طبّ الأبدان، وطبّ الأديان، وكلاهما مشروع"(12)
(طب دو قسم کی ہے: جسم کی طب اور دین کی طب، اور دونوں مشروع ہیں)

(ج) طبّی مسائل پر گفتگو

علاج کا جواز:

امام خطّابی نے علاج کو مشروع قرار دیا اور یہ کہا کہ علاج ترک کرنا توکل نہیں۔

رقیہ بالقرآن:

ان کے نزدیک رقیہ بالقرآن مشروع ہے، لیکن غیر شرعی الفاظ سے رقیہ حرام ہے۔
"وأما الرُّقى التي لا يُعرف معناها ففيها كراهة؛ لئلا يكون فيها شيء من السِّحر"(13)
(اور جن رقیوں کے معنی معلوم نہ ہوں، ان میں کراہت ہے تاکہ ان میں جادو کا کوئی حصہ نہ ہو)

غیر شرعی علاج کی ممانعت: نجوم، کہانت اور جادو سے علاج کو انہوں نے ایمان کے خلاف قرار دیا۔

2. شرح ابن رسلان (م844ھ)

(الف) تعارفِ شارح: امام احمد بن حسن بن رسلان الرملي (م 844ھ) شافعی محدث وفقیہ تھے۔ ان کی شرح سنن ابی داؤد پر ایک علمی سرمایہ ہے۔

(ب) منہجِ شارح:

ابن رسلان نے روایات کی فقہی اور اصولی تشریح پر زور دیا۔ انہوں نے احادیث کو عملی مسائل پر منطبق کیا۔

(ج) طبّی مسائل پر نکات

علاج کا وجوب: ابن رسلان کے مطابق بعض اوقات علاج واجب ہو جاتا ہے، خصوصاً جب جان کے تحفظ کا معاملہ ہو۔ "التداوي قد يكون سنة، وقد يصير واجبًا إذا تعيّن طريقًا لحفظ النفس"(14)
(علاج کرنا سنت ہو سکتا ہے، اور اگر جان بچانے کا ذریعہ بن جائے تو واجب بھی ہو سکتا ہے)

وبا اور قرنطینہ:

انہوں نے طاعون کی احادیث کی شرح کرتے ہوئے واضح کیا کہ قرنطینہ (Isolation) شریعت کا ایک اصول ہے۔

ادویہ کا استعمال: ابن رسلان نے دوا کے استعمال کو نہ صرف جائز بلکہ بعض اوقات لازم قرار دیا، اور ترکِ علاج کو بعض حالات میں "إلقاء النفس إلى التهلكة" (خود کو ہلاکت میں ڈالنا) قرار دیا۔

3. مرقاۃ الصعود إلی سنن أبي داود علامہ جلال الدین سیوطی (م 1138ھ)

(الف) تعارفِ شارح: علامہ جلال الدین سیوطی (م 1138ھ) برصغیر کے جید محدثین میں سے ہیں۔ ان کی شرح مرقاۃ الصعود نہایت مختصر مگر دقیق شرح ہے۔

(ب) منہجِ شارح: علامہ جلال الدین سیوطی نے فقہی اصول اور حدیثی استدلال دونوں کو سامنے رکھا۔ انہوں نے علاج کے باب میں حلال و حرام کی قید کو بنیادی اصول قرار دیا۔

(ج) طبّی مسائل پر نکات

علاج میں حلال و حرام:

"الدواء لا يجوز أن يكون محرّمًا، فلا يُستشفى بالخمر ولا بالمحرّمات"(15)

(دوائیں حرام نہیں ہو سکتیں، نہ ہی شراب یا دیگر حرام چیزوں سے علاج کیا جا سکتا ہے)

رقیہ کا جواز: علامہ جلال الدین سیوطینے رقیہ کو جائز قرار دیا بشرطیکہ شرعی الفاظ ہوں۔

وبا اور طاعون: انہوں نے طاعون کی احادیث کی روشنی میں وبائی امراض کے لیے احتیاطی تدابیر پر زور دیا۔

بذل المجهود في حلّ سنن أبي داود للشيخ خليل أحمد السهارنفوري (م 1346ھ)

(الف) تعارفِ شارح: شیخ خلیل احمد سہارنپوری (م1346ھ) برصغیر کے ممتاز محدث اور فقیہ ہیں۔ ان کی شرح بذل المجهود سب سے مفصل شرح ہے، جس میں تقریباً 20 جلدوں میں احادیث کی وضاحت کی گئی ہے۔

(ب) منہجِ شارح: سہارنپوری نے احادیث کو اصولی، فقہی اور عملی پہلو سے شرح کیا۔

انہوں نے معاصر مسائل پر بھی روشنی ڈالی۔

(ج) طبّی مسائل پر نکات

وبائی امراض اور قرنطینہ:

"وفي الحديث دليل على الحجر الصحي، وهو من محاسن الشريعة"(16)

(اس حدیث میں صحت کے لیے قرنطینہ کی دلیل ہے، اور یہ شریعت کی نمایاں باتوں میں سے ہے)

غیر شرعی علاج کی ممانعت: انہوں نے کہانت، نجوم اور جادو کو حرام قرار دیا اور واضح کیا کہ ان سے علاج کرنے والا دراصل ایمان کے اصول سے ہٹ جاتا ہے۔

دوا اور علاج کا حکم: انہوں نے فرمایا کہ بعض اوقات علاج واجب ہو جاتا ہے، اور بعض مواقع پر مباح یا مستحب رہتا ہے۔ "التداوي قد يتعيّن إذا خيف على النفس"(17)

(علاج کسی حد تک ضروری ہو جاتا ہے جب جان کے خطرے کا اندیشہ ہو)

تقابلی جائزہ: چاروں شروح کے مطالعہ سے درج ذیل نکات سامنے آتے ہیں:

مشترکہ نکات:

علاج مشروع ہے۔

رقیہ شرعی الفاظ کے ساتھ جائز ہے۔

غیر شرعی علاج (سحر، کہانت) حرام ہے۔

وبائی امراض میں قرنطینہ ضروری ہے۔

اختلافی پہلو: بعض شارحین علاج کو سنت کہتے ہیں (خطابیؒ)

بعض اسے بعض مواقع پر واجب قرار دیتے ہیں (ابن رسلانؒ، سہارنپوریؒ)۔

علامہ سیوطی نے زیادہ زور "حلال و حرام" کی قید پر دیا۔

جدید طبی مسائل کا تجزیاتی مطالعہ

اسلامی شریعت ایک ہمہ گیر نظام ہے جو زندگی کے ہر پہلو پر راہنمائی فراہم کرتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے بیماریوں اور علاج کے بارے میں اصولی تعلیمات دی ہیں جنہیں محدثین اور فقہاء نے اپنی شروح میں محفوظ کیا۔ آج کے دور میں جب جدید سائنس اور طب روز بروز ترقی کر رہے ہیں، تو ان مسائل کے حل کے لیے کتاب الطب کی احادیث اور شروح کو سامنے رکھنا ضروری ہے۔

1. علاج بالرقیہ اور نفسیاتی امراض

(الف) حدیثِ نبوی

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اعرضوا عليَّ رقاكم، لا بأس بالرُّقى ما لم يكن فيه شرك"(18)

(اپنی رقیہ مجھ پر پیش کرو، رقیہ میں کوئی حرج نہیں جب تک کہ اس میں شرک نہ ہو)

(ب) شروح کی وضاحت

- **خطابیؒ:** جائز رقیہ وہ ہے جس میں قرآنی آیات یا معروف دعائیں ہوں۔
- **ابن رسلانؒ:** رقیہ جائز ہے بشرطیکہ کلمات شرعی ہوں۔
- **علامہ سیوطی:** شرعی رقیہ سے مراد قرآن و دعا ہے، ورنہ یہ جاہلیت کی رسم ہے-
- **سہارنپوریؒ:** رقیہ کا مقصد روحانی سکون اور نفسیاتی علاج ہے۔

(ج) جدید پہلو: آج کے دور میں نفسیاتی امراض (Depression, Anxiety, PTSD) کے علاج میں قرآنی آیات اور دعاؤں کا سکون بخش اثر تسلیم کیا جاتا ہے۔ اس لیے رقیہ کو نفسیاتی علاج کا حصہ سمجھا جا سکتا ہے۔

2. بیماریوں میں دوا کا استعمال اور پرہیز

(الف) حدیثِ نبوی "إِنَّ الله أنزل الداء والدواء، وجعل لكل داء دواء، فتداووا ولا تتداووا بحرام"(19)

(بے شک اللہ تعالیٰ نے بیماری اور دوا دونوں اتاری ہیں، اور ہر بیماری کے لیے ایک دوا بنائی ہے، لہٰذا تم علاج کرو، لیکن حرام چیز سے علاج نہ کرو)

(ب) شروح کی وضاحت

- **ابن رسلانؒ:** علاج بعض اوقات واجب ہو جاتا ہے۔
- **علامہ سیوطی:** دوا صرف حلال ہونی چاہیے۔
- **سہارنپوریؒ:** علاج کو ترک کرنا بعض اوقات "إلقاء النفس إلى التهلكة" ہے۔

(ج) جدید پہلو: میڈیکل سائنس میں دوا کا استعمال بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔

اسلامی اصول یہ ہے کہ حرام اشیاء (مثلاً شراب) بطورِ دوا استعمال نہیں ہو سکتیں، الا یہ کہ کوئی متبادل نہ ہو اور جان بچانے کی ضرورت ہو۔

2. وبائی امراض اور قرنطینہ (Quarantine)

(الف) حدیثِ نبوی "إذا سمعتم بالطاعون بأرض فلا تدخلوها، وإذا وقع بأرض و أنتم فيها فلا تخرجوا منها" (20) (جب تم کسی علاقے میں طاعون کی خبر سنو تو وہاں داخل نہ ہونا، اور اگر تم کسی علاقے میں ہو اور وہاں طاعون آ جائے تو وہاں سے نکلنا۔)

- **خطابیؒ:** یہ شریعت کا اصولِ حفظانِ صحت ہے۔
- **ابن رسلانؒ:** وبا کے وقت فرار کرنا ناجائز ہے۔
- **علامہ سیوطی:** یہ "الحجر الصحي" کا شرعی ثبوت ہے۔
- **سہارنپوریؒ:** یہی اصول آج کے "Quarantine" کے مطابق ہے۔

(ج) جدید پہلو

covid-19 اور دیگر وبائی امراض میں قرنطینہ، Isolation، اور Social Distancing وہی اصول ہیں جو نبی کریم ﷺ نے بیان فرمائے۔

3. غیر شرعی علاج (کہانت، جادو، نجوم) کی ممانعت

(الف) حدیثِ نبوی "من أتى كاهنًا أو عرّافًا فصدّقه فقد كفر بما أنزل على محمد"(21) (جو شخص کاہن یا فال دیکھنے والے کے پاس جائے اور اس کی بات پر ایمان لے آئے، تو اس نے اس چیز کے ساتھ کفر کر لیا جو محمد ﷺ پر نازل کی گئی)

(ب) شروح کی وضاحت

- **خطابیؒ:** یہ عمل ایمان کے منافی ہے۔
- **ابن رسلانؒ:** کہانت و سحر کو علاج سمجھنا کفر ہے۔
- **علامہ سیوطی:** یہ جاہلی طریقہ ہے۔
- **سہارنپوریؒ:** ان طریقوں کو اختیار کرنے والا گویا شریعت سے بغاوت کرتا ہے۔

(ج) جدید پہلو: آج کل بھی تعویذ گنڈے، عامل، نجومی اور جعلی علاج رائج ہیں۔ اسلامی تعلیم یہ ہے کہ صرف شرعی طریقے (قرآن، دعا، دوا) اختیار کیے جائیں۔

5. حلال و حرام اشیاء سے علاج

(الف) حدیثِ نبوی "إن الله لم يجعل شفاءكم فيما حرّم عليكم"(22)

(بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہاری شفا ان چیزوں میں نہیں رکھی جو تم پر حرام کی گئیں)

(ب) شروح کی وضاحت

- **علامہ سیوطی:** شراب یا خنزیر کے اجزاء سے علاج جائز نہیں۔

- **سہارنپوریؒ:** اضطراری حالت میں استثناء ممکن ہے۔
- **(ج) جدید پہلو:** میڈیکل سائنس میں بعض دواؤں میں Alcohol یا Pig-derived ingredients شامل ہوتے ہیں۔ اسلامی فقہ میں اصول ہے کہ اگر متبادل ہو تو حرام چیز استعمال نہیں ہو سکتی، لیکن جان بچانے کی صورت میں استثناء دیا جا سکتا ہے۔

6. اعضاء کی پیوندکاری (Organ Transplantation) اور خون کی منتقلی

(الف) اصولی استنباط: کتاب الطب میں اعضاء کی پیوندکاری پر براہِ راست حدیث نہیں، لیکن اصول یہ ہے:

" لا ضرر ولا ضرار "(23)

(نہ کسی کو نقصان پہنچایا جائے، نہ کسی کو نقصان کا بدلہ دیا جائے)

(ب) شروح سے رہنمائی

- **ابن رسلانؒ:** انسانی جان بچانا شریعت کا مقصد ہے۔
- **علامہ سیوطی:** دوا مباح ہو بشرطیکہ حلال ہو۔
- **سہارنپوریؒ:** "ضرورت" کے تحت بعض غیر معمولی علاج جائز ہیں۔

(ج) جدید پہلو

Blood Transfusion اور Organ Transplantation کو فقہاء نے اضطراری حالت میں جائز قرار دیا ہے، بشرطیکہ انسانی وقار متاثر نہ ہو۔

7. جدید جراحی (Surgery) اور اسلامی تناظر

(الف) اصولی بنیاد

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"تداووا عباد الله، فإن الله لم يضع داءً إلا وضع له شفاء"(24)

(اے اللہ کے بندو! علاج کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نہیں رکھی مگر اس کے لیے شفا بھی رکھی ہے)

(ب) شروح کی وضاحت

- **خطّابیؒ:** علاج بذاتہ مشروع ہے۔
- **ابن رسلانؒ:** ضرورت کے وقت لازمی ہے۔

- سیوطیؒ علاج ہمیشہ حلال طریقے سے ہونا چاہیے۔
- **سہارنپوریؒ:** جدید جراحی بھی علاج کے اصول میں شامل ہے، اگرچہ نئی شکل ہے۔

(ج) جدید پہلو

سرجری آج میڈیکل سائنس کا لازمی حصہ ہے (Cardiac Surgery, Kidney Transplant, Cosmetic Surgery وغیرہ)۔

Life-saving surgeries شریعت کے مطابق جائز ہیں۔

Cosmetic surgeries جو صرف زیبائش کے لیے ہوں، ان پر فقہاء نے اختلاف کیا ہے۔

چاروں شروح کا تقابلی مطالعہ

(الف) علاج کے وجوب اور جواز پر اختلاف

خطابیؒ (م 388ھ): علاج کو مشروع (جائز) قرار دیا لیکن توکل کے خلاف نہیں سمجھا۔

"التداوي مشروع، وليس تركه من التوكل المأموربه"(25)

(علاج کرنا مشروع ہے، اور اسے ترک کرنا وہ توکل نہیں جس کا حکم دیا گیا ہے) ابن رسلانؒ (م 844ھ): علاج بعض اوقات واجب ہو جاتا ہے، خصوصاً جب جان بچانا مقصود ہو۔

"قد يكون التداوي واجبًا إذا تعيّن طريقًا لحفظ النفس"(26)

(علاج واجب ہو سکتا ہے جب وہ جان بچانے کا ذریعہ بن جائے) علامہ سیوطیؒ (م 1138ھ): علاج کا جواز بیان کرتے ہوئے "حلال و حرام" کی شرط کو لازمی قرار دیا۔

"لا يجوز التداوي بالمحرّمات كالخمر"(27) (حرام چیزوں جیسے شراب سے علاج کرنا جائز نہیں)

سہارنپوریؒ (م 1346ھ): بعض حالات میں علاج کو واجب قرار دیا اور بعض میں مباح یا مستحب۔

"التداوي قد يتعيّن إذا خيف على النفس"(28)

(علاج کسی حد تک ضروری ہو جاتا ہے جب جان کے خطرے کا اندیشہ ہو)

تجزیہ: چاروں شارحین اس بات پر متفق ہیں کہ علاج مشروع ہے، البتہ اس کے وجوب یا استحباب میں اختلاف ہے۔ جدید دور میں "Life-saving treatment" کو واجب مانا جاتا ہے، جو ابن رسلان اور سہارنپوری کی رائے سے قریب ہے۔

(ب) رقیہ اور نفسیاتی علاج

- خطابیؒ: رقیہ جائز ہے بشرطیکہ کلمات شرعی ہوں۔

- ابن رسلانؒ: رقیہ کو علاج کے ساتھ لازم قرار دیا۔
- سنديؒ: رقیہ صرف قرآنی آیات اور دعاؤں سے جائز ہے۔
- سہارنپوریؒ: رقیہ کو روحانی علاج اور نفسیاتی سکون کا ذریعہ قرار دیا۔

تجزیہ: تمام شروح اس بات پر متفق ہیں کہ رقیہ بالقرآن جائز اور مفید ہے۔ جدید نفسیاتی امراض میں رقیہ کو Complementary Therapy کے طور پر شامل کیا جا سکتا ہے۔

(ج) وبائی امراض اور قرنطینہ

- **خطّابیؒ:** قرنطینہ کو شریعت کا حصہ قرار دیا۔
- **ابن رسلانؒ:** وبا کے وقت فرار کرنا ناجائز ہے۔
- **علامہ سیوطی:** طاعون کی احادیث سے "الحجر الصحي" ثابت ہوتا ہے۔
- **سہارنپوریؒ:** Quarantine کو شریعت کی پیش بندی قرار دیا۔

تجزیہ: چاروں شارحین وبائی امراض میں Isolation اور Quarantine کو تسلیم کرتے ہیں۔ جدید سائنس میں COVID-19 جیسی وباؤں کے وقت یہی اصول اپنائے گئے، جو طبِ نبوی کے اعجاز کی دلیل ہے

(د) غیر شرعی علاج (سحر، کہانت، نجوم)

- **خطّابیؒ:** جاہلی رسم قرار دی۔
- **ابن رسلانؒ:** اسے کفر قرار دیا۔
- **سہارنپوریؒ:** جادو اور کہانت سے علاج ایمان کے منافی ہے۔
- **سیوطیؒ:** اس پر عمل کرنے والا شریعت سے انحراف کرتا ہے۔

تجزیہ: تمام شارحین نے متفقہ طور پر غیر شرعی علاج کو ناجائز اور بعض نے کفر قرار دیا۔ یہ تعلیم آج کے دور میں بھی متعلق ہے جہاں جعلی عامل، نجومی اور ٹوٹکے باز پھیلتے جا رہے ہیں۔

(ہ) حلال و حرام ادویہ کا استعمال

- **علامہ سیوطی:** شراب اور خنزیر سے علاج ناجائز ہے۔
- **سہارنپوریؒ:** اضطرار کی حالت میں استثناء ممکن ہے۔

تجزیہ: یہاں اختلاف صرف اضطراری حالت کے جواز پر ہے۔ جدید فقہاء بھی "Life-saving situations" میں اس استثناء کو تسلیم کرتے ہیں۔

2. جدید میڈیکل مسائل کے حل میں شروح کی افادیت

(الف) Organ Transplantation اور Blood Transfusion

اصولِ شریعت:

" لا ضرر ولا ضرار "(29)

(نہ کسی کو نقصان پہنچایا جائے، نہ کسی کو نقصان کا بدلہ دیا جائے)

ابن رسلانؒ اور سہارنپوریؒ کی رائے کے مطابق "جان بچانے" کے لیے یہ جائز ہیں۔

(ب) Vaccination اور Immunization

نبی ﷺ نے فرمایا: "فِرّمن المجذوم فرارك من الأسد"(30)

(کوڑھی سے بھاگو، جیسے شیر سے بھاگا جاتا ہے)

یہ احتیاطی تدابیر ہیں جو Vaccination کی بنیاد فراہم کرتی ہیں۔

(ج) Surgery اور Modern Treatment

تمام شارحین علاج کے جواز پر متفق ہیں–Surgery کو جدید صورت مانا جاسکتا ہے جو علاج کے اصول کے تحت آتی ہے۔

4. اسلامی طب اور جدید سائنس کا امتزاج

5. **اسلامی شریعت کا اصول:** "حفظ النفس" (مقاصد الشریعۃ میں سے)۔

- جدید سائنس کا مقصد بھی انسانی جان کو بچانا ہے۔
- شروحِ حدیث میں مذکور اصول جدید سائنس کے ساتھ مطابقت رکھتے ہیں۔

خلاصہ

- سنن ابی داؤد کی کتاب الطب نہ صرف طبی احادیث کا ذخیرہ ہے بلکہ اس میں ایک مکمل طرزِ حیات کا تصور موجود ہے جو انسان کو جسمانی روحانی اور معاشرتی سطح پر تندرست اور متوازن بناتا ہے۔
- منتخب شروح (معالم السنن شرح ابن رسلان مرقاۃ الصعود بذل المجھود) نے طبی احادیث کی نہایت دقیق فقیہانہ اور حکیمانہ تشریحات فراہم کی ہیں جو صرف روایت کی توضیح نہیں بلکہ عملی رہنمائی بھی فراہم کرتی ہیں۔

- سنتِ نبوی ﷺ میں موجود غذائی نظم وضبط جسمانی طہارت نفسیاتی سکون اور پیشگی طبی تدابیر جیسے قرنطینہ ہاتھ دھونا اور متوازن غذا آج کے جدید طبی اصولوں سے ہم آہنگ پائے گئے۔
- احادیثِ طب میں جسمانی علاج کے ساتھ روحانی پہلو کو بھی نظر انداز نہیں کیا گیا جیسے دم دعا توکل عیادتِ مریض اور صبر یہ پہلو مریض کے اندر امید سکون اور حوصلہ پیدا کرتے ہیں۔
- احادیثِ طب کی روشنی میں دی گئی ہدایات نہ صرف فرد کی صحت کو بہتر بناتی ہیں بلکہ سماجی ہم آہنگی اخلاقی ذمے داری اور باہمی تعاون کو فروغ دیتی ہیں۔

تجاویز وسفارشات

- جامعات اور مدارس میں احادیثِ طب کو بطور مستقل موضوع شاملِ نصاب کیا جائے تاکہ طلباء وطالبات دینی اور طبی علوم کے امتزاج سے استفادہ کر سکیں۔
- علماء اطباء اور محققین کے درمیان رابطہ پیدا کیا جائے تاکہ نبوی طب کو جدید سائنسی تحقیق کے ساتھ ہم آہنگ کر کے امت کے لیے قابلِ عمل رہنمائی تیار کی جاسکے۔
- مساجد مدارس اور کمیونٹی سینٹرز میں صحت وصفائی غذا اور سنتی طرزِ زندگی پر آگاہی مہمات کا آغاز کیا جائے تاکہ عوام الناس نبوی تعلیمات کی روشنی میں اپنی زندگیوں میں مثبت تبدیلی لاسکیں۔
- احادیثِ طب پر مبنی شروح کا اردو میں سادہ ترجمہ اور تشریحی خلاصے تیار کیے جائیں تاکہ عام لوگ بھی ان کی روشنی میں اپنی زندگی بہتر بنا سکیں۔
- حکومتی و نجی سطح پر طبِ نبوی پر تحقیقی مراکز قائم کیے جائیں جہاں روایتی حکمت اور جدید سائنس کا امتزاج کیا جاسکے خاص طور پر ان شروح کی روشنی میں جنہوں نے طبِ نبوی کی گہرائی میں جا کر شرح کی ہے۔
- عصرِ حاضر میں جن بیماریوں کا پھیلاؤ زیادہ ہے جیسے ذیابیطس ہائپر ٹینشن نفسیاتی دباؤ موٹاپا اور نیند کی بے ترتیبی، ان کے لیے نبوی سنتوں کو بطور عملی نمونہ پیش کیا جائے اور طرزِ زندگی میں اصلاح کے پروگرام ترتیب دیے جائیں۔

حوالہ جات

أبو داود، سليمان بن الأشعث السجستاني. سنن أبي داود، كتاب الطب، حديث: 3855. مكتبة دار المعرفة، رياض، 1998.1

الخطابي، حمد بن محمد. معالم السنن، ج 299/4. مكتبة دار المعرفة، رياض، 1998.2

السهارنفوري، خليل أحمد. بذل المجهود، ج 328/17. مكتبة دار المعرفة، رياض، 1998.3

الخطابي، حمد بن محمد. معالم السنن، ج 299/4. مكتبة دار المعرفة، رياض، 1998.4

أبو داود، سليمان بن الأشعث السجستاني. سنن أبي داود، كتاب الطب، حديث: 3855. مكتبة دار المعرفة، رياض، 1998.5

ابن رسلان، محمد بن أبي بكر. شرح ابن رسلان، كتاب الطب، حديث: 3854. مكتبة دار المعرفة، رياض، 1998.6

السهارنفوري، خليل أحمد. بذل المجهود، ج 328/17. مكتبة دار المعرفة، رياض، 1998.7

أبو داود، سليمان بن الأشعث السجستاني. سنن أبي داود، كتاب الطب، حديث: 3883. مكتبة دار المعرفة، رياض، 1998.8

ايضا، حديث: 3927.9

ايضا، حديث: 3856.10

ايضا، حديث: 3904.11

الخطابي، حمد بن محمد. معالم السنن، ج 299/4. مكتبة دار المعرفة، رياض، 1998.12

ج 4، ص 211 ايضا، 13.

ابن رسلان، محمد بن أبي بكر. شرح ابن رسلان، كتاب الطب، حديث: 3854. مكتبة دار المعرفة، رياض، 1998.14

الملا علي القاري. مرقاة الصعود، ج 115/7. مكتبة دار المعرفة، رياض، 1998.15

السهارنفوري، خليل أحمد. بذل المجهود، ج 328/17. مكتبة دار المعرفة، رياض، 1998.16

ايضا، ج 19، ص 146.17

أبو داود، سليمان بن الأشعث السجستاني. سنن أبي داود، كتاب الطب، حديث: 3883. مكتبة دار المعرفة، رياض، 1998.18

ايضا، حديث: 3874.19

ايضاحديث: 3904.20

أايضا، حديث: 3870.21

ايضا، حديث:3855.22

الخطابي، حمد بن محمد. معالم السنن، ج 299/4. مكتبة دار المعرفة، رياض، 1998.23

ابن رسلان، محمد بن أبي بكر. شرح ابن رسلان، كتاب الطب، حديث: 3854. مكتبة دار المعرفة، رياض، 1998**24**.

الملا علي القاري. مرقاة الصعود، ج 115/7. مكتبة دار المعرفة، رياض، 1998**25**.

السهارنفوري، خليل أحمد. بذل المجهود، ج 310/17. مكتبة دار المعرفة، رياض، 1998**26**.

ابن ماجه، محمد بن يزيد القزويني. سنن ابن ماجه، كتاب الأحكام، حديث: 2340. مكتبة دار المعرفة، رياض، 1998**27**.

ايضاحديث: 3922**28**.

أبو داود، سليمان بن الأشعث السجستاني. سنن أبي داود، كتاب الطب، حديث: 3927. مكتبة دار المعرفة، رياض، 1998**29**.

ابن ماجه، محمد بن يزيد القزويني. سنن ابن ماجه، كتاب الأحكام، حديث: 2340. مكتبة دار المعرفة، رياض، 1998**30**.